سوال

(12) مریض کی طہارت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی بیمار ہو اور طہارت حاصل کرنے سے معذور ہو تو کیا وہ حصول طہارت کے لئے نماز کو موخر کر دے یا اسی حالت میں نماز بروقت پڑھ لے ، قرآن و حدیث کی روشنی میں ہماری راہنمائی کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مریض کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ طہارت سے معذوری کی وجہ سے نماز کو وقت سے موخر کرے بلکہ اسے چاہیے کہ اپنی نیت کے مطابق جس قدر طہارت حاصل کر سکتا ہے، اسے پورا کرکے نماز بروقت ادا کرے خواہ اس کے بدن، کپڑے یا جگہ پر نجاست لگی ہو جسے وہ دور نہیں کر سکتا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے : ''جہاں تک ہوسکے اللہ سے ڈرو، اس کے احکام سنو اور ان کی اطاعت کرو۔'' [1]

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''جہاں میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس کی بجاآوری کرو۔'' [2]

اس بنیادی قاعدہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے معذور لوگوں سے ان کے عذر کے مطابق عبادات میں تخفیف کر دی ہے تاکہ وہ حرج اور مشقت میں پڑے بغیر اللہ کی عبادت کو بجالائیں، اس سلسلہ میں کچھ شرعی ہدایات حسب ذیل ہیں :

1 مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرے خواہ وہ وضو کی صورت میں ہو یا غسل کرنے کی صورت میں، اگر پانی سے طہارت حاصل کرنے سے عاجز ہو یا پانی کے استعمال سے مرض میں اضافے کا اندیشہ ہو تو وہ تیمم کرے، اگر وہ وضو یا تیمم نہ کر سکتا ہو تو کوئی بھی دوسرا شخص اسے وضو یا تیمم کرا سکتا ہے۔

2 اگر کسی جگہ زخم ہو تو وہاں مسح بھی کیا جا سکتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ مریض اپنے ہاتھ کو پانی سے تر کرے اور اس کیلیے ہاتھ کو زخم پر پھیر دے اگر ایسا کرنا نقصان دہ ہو تو اس زخم پر بھی تیمم کرے، اگر زخم پر پٹی بند ھی ہے تو اسے دھونے کے بجائے پانی کے ساتھ مسح کر لیا جائے وہاں تیمم کی ضرورت نہیں کیونکہ عضو کو دھونے کے بجائے وہاں مسح کیا جا سکتا ہے۔

[1]التغابن :١٦۔

[2]صحيح البخاري، الاعتصام :٧٢٨٨۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد4۔ صفحہ نمبر:52

محدث فتویٰ